103411 ـ شادی کے بعد علم ہوا کہ بیوی کے جسم میں بدصورتی ہے اور شادی سے قبل بتایا نہیں گیا

سوال

شادی کے بعد مجھے علم ہوا کہ بیوی کے جسم میں بدصورتی ہے، اور یہ پیدائشی تھی لیکن انہوں نے شادی سے قبل مجھے نہیں بتایا، کیا مجھے اس بنا پر ادا کردہ اور باقی ماننده مہر واپس لینے کا حق حاصل ہے، اور کیا میں اس کے باعث اسے طلاق دے سکتا ہوں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

علماء کرام خاوند اور بیوی میں عیوب کے متعلق اختلاف کرتے ہیں کہ وہ کونسے عیب ہیں جو شادی سے پہلے چھپائے گئے اور دوسرے کو اس بنا پر نکاح فسخ کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے ؟

اس میں اہل علم کے دو قول ہیں:

پہلا قول:

اگر خاوند یا بیوی میں ـ علماء کے ہاں اس کی تحدید کے مطابق ـ ان عیوب میں سے کوئی عیب پایا جائے تو جمہور علماء کے ہاں دوسرے کو فسخ نکاح کا حق حاصل ہے.

دوسرا قول:

کسی بھی عیب میں دوسرے فریق کو فسخ نکاح کا حق حاصل نہیں، یہ قول اہل ظاہر کا ہے.

ان دونوں اقوال کے دلائل کی تفصیل لمبی ہے، اور صحیح یہ ہے کہ وہ عیوب جن سے طبیعت نفرت کرتی ہے اور وہ نفرت کا باعث بنتے ہیں ان میں دھوکہ دیے گئے کو اختیار حاصل ہے، کیونکہ شادی تو محبت و مودت اور سکون کے لیے کی جاتی ہے اور ہر وہ چیز جو شادی کی اساس " محبت و الفت اور سکون " کو ختم کرنے کا باعث ہو تو یہ مقصود کے منافی شمار ہوگا، اور دوسرے فریق کو فسخ نکاح کا حق حاصل ہے.

اور یہاں فسخ نکاح کا فائدہ یہ ہے کہ جس کو دھوکہ دیا گیا ہے وہ دھوکہ دینے اور عیب چھپانے والے سے اپنا مال

واپس حاصل كرے.

ابن قيم رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اور قياس يہ ہے كہ: ہر وہ عيب جو خاوند اور بيوى كو دوسرے سے متنفر كرے، اور اس سے نكاح كا مقصد الفت و محبت حاصل نہ ہو وہ اختيار واجب كر ديتا ہے، اور يہ خريد و فروخت سے اولى ہے، جس طرح نكاح ميں لگائى جانے والى شروط كا پورا كرنا خريد و فروخت ميں لگائى گئى شروط كو پورا كرنے سے اولى ہے، اور جو اللہ تعالى اور رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے لازم كيا ہے وہ كبھى بھى دھوكہ والى نہيں ہو سكتا جس سے دھوكہ كيا جا سكے، اور اس كے ساتھ غبن ہو "

ديكھيں: زاد المعاد (5 / 163).

مزيد آپ سوال نمبر (21592) كے جواب كا مطالعہ كريں.

ليكن جو عيب ہونے كے باوجود راضى ہو جائے تو راضى ہونے كے بعد رضامندى ختم كرنے كا حق حاصل نہيں، اور نہ ہى اسے فسخ نكاح كا حق ہے، بلكہ اختيار تو اس كو حاصل ہو گا جسے عيب كا انكشاف ہو، اور عيب كا انكشاف ہونے كے بعد اگر وہ خاموشى اختيار كر ليتا ہے تو يہ اس پر رضامندى كى دليل ہے، اور اس طرح اس كے فسخ نكاح كا حق ساقط ہو جائيگا اس ميں علماء كا كوئى اختلاف نہيں ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" ان عيوب كى بنا پر اختيار كے ثبوت كى شرط يہ ہے كہ عقد نكاح كے وقت اسے اس عيب كا علم نہ ہو، اور نہ ہى وہ بعد ميں اس عيب پر راضى ہوا ہو، اگر اسے عقد نكاح كے وقت يا بعد ميں اس عيب كا علم ہوا اور وہ اس پر راضى ہو گيا تواسے كوئى اختيار نہيں.

ہمارے علم كے مطابق تو اس ميں كوئى اختلاف نہيں؛ كيونكہ وہ اس پر راضى ہو گيا ہے، تو بالكل عيب والى چيز خريدنے والے كے مشابہ ہوا، اور اگر وہ عيب كو تھوڑا خيال كرے ليكن وہ زيادہ نكلا مثلا برص كے متعلق كے جسم ميں تھوڑى سى ہوگى ليكن بعد ميں واضح ہوا كہ يہ تو بہت زيادہ ہے تو بھى اسے كوئى اختيار نہيں ہوگا؛ كيونكہ يہ اسى جنس ميں شامل ہے جس پر وہ راضى ہوا ہے "

ديكھيں: المغنى ابن قدامہ (7 / 579).

واللہ اعلم .